Fikr-o-Nasar (Islamabad) 38:4 (2001)

نام کتاب	:	بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ (عربی)
مصنف	:	مخدوم محمد ہاشم سندھی (م ۱۱۷۴ھ)
ترجمہ	:	سیرت سید الانبیاء ﷺ
مترجم	:	علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی
طبع اوّل	:	ربیع الاوّل ۱۴۲۱ھ - جون ۲۰۰۰ء
ناشر	:	مظہر علم- کالا خطائی روڈ، شاہدرہ، لاہور
قیمت	:	۳۷۵ روپے
تبصرہ نگار	:	ڈاکٹر محمد جنید ☆

اس کتاب کے مصنف آج سے تقریباً اڑھائی سو سال قبل کے صاحب علم و فضل بزرگ ہیں۔ یہ کتاب ان کی عظمت و جلالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کتاب کے مترجم مفتی علیم الدین صاحب بھی نہایت ذی علم شخصیت ہیں۔ انہوں نے اس کتاب کا ترجمہ اتنا عمدہ، شستہ اور رواں کیا ہے کہ اس پر ترجمہ کے بجائے تصنیف کا گمان ہوتا ہے۔ محترم مترجم نے نہ صرف ترجمہ کیا ہے بلکہ جگہ جگہ نہایت وقیع اور بیش قیمت حواشی لکھ کر اس کتاب کی قدر و قیمت میں گرانقدر اضافہ فرمایا ہے۔

زیرِ نظر کتاب بعثت رسالت مآب ﷺ سے شروع اور وفات پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ مصنف نے تمام واقعات سن وار لکھے ہیں۔ یہ کتاب معلومات کا بیش بہا خزانہ ہے۔ بے شمار چھوٹے بڑے واقعات حوالہ جات کے اہتمام کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے والے اور دولت ایمان سے دامن بھرنے والے خوش نصیبوں کا بھی کثرت سے ذکر ہے۔ اکثر کے ایمان قبول کرنے کی رُوداد

☆ اسسٹنٹ پروفیسر/ریسرچ فیلو، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.　　http://iri.iiu.edu.pk/

تاریخوں کے اندراج کے ساتھ مذکور ہے۔ جہاں کہیں کوئی تشنگی محسوس ہوتی ہے وہاں محترم مترجم نے حواشی میں اس کی کو پورا کر دیا ہے۔ کئی مقامات پر اختلاف تاریخ اور اختلاف واقعات کو علمی و تحقیقی محاکمہ کے ساتھ دور کرنے کی سعی بلیغ کی گئی ہے۔

اس کتاب میں مصنف نے تمام غزوات و سرایا کو ایک الگ باب میں ترتیب وار لکھا ہے اور دیگر واقعات کو دوسرے باب میں سنین و تاریخ کے اہتمام کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔ بے شمار جزوی واقعات بھی انہیں پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے بیان کیے ہیں۔

کتاب کے آغاز میں علامہ جلال الدین قادری کا مقدمہ نہایت وقیع ہے، انہوں نے مصنف کے حالات زندگی کے ساتھ ساتھ، کتاب کے امتیازات و خصوصیات کو انتہائی مربوط انداز سے بیان کیا ہے۔

اگرچہ یہ کتاب اہم اور غیراہم واقعات اور بے شمار شخصیات کے متعلق معلومات کا نادر مجموعہ ہے لیکن اس میں نبی اکرم ﷺ کی شخصیت کی عظمت، آپ کے اوصاف و خصائل، آپ کی عادات و اخلاق، دعوت و تبلیغ میں آپ کا انہماک اور جانفشانی، خود دعوت کا تعارف اور اس کی وضاحت سے متعلق مقابلۃً زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔ کہیں کہیں واقعات کے ضمن میں کوئی بات آ گئی ہے تو اس کا وہ تأثر پیدا نہیں ہوتا جو ہونا چاہیئے۔

کتاب کو بالاستیعاب پڑھنے کے بعد راقم الحروف چند ملاحظات لائق توجہ ہیں۔

۱۔ صاحب مقدمہ نے ص ۵۵ پر لکھا ہے کہ: "حضور اکرمؐ کے والدین کریمین کے کفر کے قائلین پر مصنف علام رد فرماتے ہیں کہ ان کو حضورؐ نے زندہ کیا۔ وہ دونوں آپ پر ایمان لائے"

زندگی و موت اللہ کے اختیار میں ہے۔ ھو یحی و یمیت۔ حضور اقدسؐ کی طرف زندہ کرنے کی نسبت درست نہیں ہے۔ جو حدیث اس سلسلے میں بیان کی جاتی ہے، اسے اگرچہ بعض محدثین ضعیف اور بعضوں نے اسے موضوع قرار دیا ہے لیکن اس سے علی الرغم۔ اس حدیث کے بھی یہ الفاظ نہیں کہ حضور نے انہیں زندہ کیا۔ بلکہ یوں ہے کہ آپؐ کی خاطر اللہ نے انہیں زندہ کیا۔ زیر تبصرہ کتاب میں جس کا یہ مقدمہ ہے مصنف ص۲۹۶ پر لکھتے ہیں:

آنحضرتؐ نے اپنی والدہ ماجدہ کے لیے مغفرت کی دعا کی۔ آپؐ کو اس سے روک دیا گیا۔ اس پر آپ سخت غمگین ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ فرمایا۔ وہ ایمان لائیں اور اس کے بعد پھر ان کا انتقال ہوگیا۔

روایت پر جرح و تعدیل مقصود نہیں بلکہ کتاب میں موجود تضاد کی نشاندہی کرنا ہے۔

۲۔ کتاب کے ص ۷۰ پر بنات النبیؐ کی ترتیب اس طرح لکھی ہے:(۱) حضرت زینبؓ، (۲) حضرت فاطمہؓ (۳) حضرت رقیہؓ، (۴) حضرت ام کلثومؓ۔ یہ ترتیب درست نہیں ہے۔ ترتیب وہی درست ہے جسے علامہ شبلی اور دیگر محققین نے لکھا ہے، یعنی: (۱) حضرت زینبؓ، (۲) حضرت رقیہؓ (۳) حضرت ام کلثومؓ (۴) حضرت فاطمہؓ۔

۳۔ ص ۱۱۸ پر حاشیہ میں مترجم نے لکھا ہے کہ:

ہو سکتا ہے کہ ابو طالب کی یہ تحقیق ہو کہ آپؐ تو اللہ کے سچے رسول ہیں لیکن وہ اللہ کی وحدانیت کا انکار کرتے ہوں۔

یہ قیاس عجیب معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص آپؐ کو سچا رسول اور امین مانتا ہو وہ توحید کا منکر کیسے ہو سکتا ہے۔؟

۴۔ ص ۱۶۵ پر بنو قریظہ کے سلسلے میں لکھا ہے ''سعدؓ بن ابی وقاص ان کے بارے میں جو فیصلہ کریں گے قبول ہوگا''۔ غالباً غلطی سے لکھا گیا، یہاں سعدؓ بن معاذ ہونا چاہیئے۔

یہاں بنو قریظہ سے جنگ کے اسباب کا ذکر ضروری تھا تاکہ سعد بن معاذ کے اس فیصلہ کے ملۂ وماعلیہ سے متعلق قاری کو آگاہی حاصل ہوسکے۔

۵۔ کتاب میں ایک جگہ عنوان ہے'' غزوہ حدیبیہ'' حالانکہ اس میں نہ جنگ کا ارادہ تھا نہ جنگ ہوئی۔ تمام سیرت نگاروں نے صلح حدیبیہ کا عنوان دیا ہے اور یہی مناسب ہے۔

۶۔ ص ۲۴۸ پر حضرت عثمانؓ بن مظعون کی وفات ۲ ہجری کے سلسلے میں لکھا ہے کہ حضرت رسالت مآب ﷺ کے لخت جگر حضرت ابراہیمؓ کے پہلو میں آپ کو دفن ہونا نصیب ہوا۔ حالانکہ حضرت ابراہیم تو ان کی وفات کے بہت بعد پیدا ہوئے تھے۔

۷۔ ص ۴۰۵ پر حاشیے میں لکھا ہے کہ ''حضرت ام حبیبہؓ پہلے عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ یہ صحیح نہیں ۔ وہ عبیداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ جو حبشہ میں عیسائی ہو کر

وہیں فوت ہوئے۔ عبداللہؓ بن جحش تو سچے مومن تھے اور جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ خود اسی کتاب کے ص ۲۹۹ پر ان کا تذکرہ موجود ہے۔

بعض اہم واقعات مثلاً

۱۔ ۷-۶ھ میں آپؐ کے والدین کا زندہ ہونا اور ایمان لانا۔

۲۔ گوشت میں برکت۔

۳۔ ردِ شمس کا واقعہ۔

۴۔ تین انڈوں سے پورے لشکر کا سیر ہو جانا۔

۵۔ درختوں کا حکم بجا لانا۔

۶۔ پنجۂ مبارک سے چشمے کا پھوٹنا۔

۷۔ لشکر کی خوراک کا غیبی سامان۔

۸۔ جنگ موتہ کے شہداء کی خبر دینا۔

کے حوالہ جات درج نہیں۔ اگر مترجم محترم اس کمی کو پورا فرما دیتے تو مناسب ہوتا۔

ان ملاحظات کے ساتھ میری رائے میں مصنف محترم نے سیرت طیبہ کے طالب علموں کے لیے نہایت اہم مواد جمع فرمایا ہے۔ کمپوزنگ، طباعت، قابل ستائش ہے۔ اللہ جل شانہٗ مصنف اور مترجم ہر دو حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔